768

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ المائدہ (۳)

آیت نمبر (46 تا 50)

﴿ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ
فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۭ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ
اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَ
احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ
اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ﴾

ء ث ر

(ن۔ض)	اَثَرًا	(1) کسی چیز کا اپنا نشان چھوڑ جانا جو اس کے وجود پر دلیل ہو۔ (2) کسی کا احترام کرنا۔
	اَثَرٌ	ج اٰثَارٌ۔ اسم ذات بھی ہے۔ نشان۔ اثر۔ نقش قدم۔ ﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ﴾ (48/الفتح:29) ''ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے۔ سجدوں کے نشان سے۔'' ﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ﴾ (20/طٰہٰ:96) ''تو میں نے قبضے میں لیا ایک مٹھی بھر فرشتے کے نقش قدم سے۔''
	اُثْرَةٌ	ج اَثَارَةٌ۔ کسی علم کا بقیہ حصہ۔ ﴿اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾ (46/الاحقاف:4) ''تم لوگ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا کسی علم کے باقی حصے۔''
(افعال)	اِيْثَارًا	کسی کو کسی پر ترجیح دینا۔ ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾﴾ (87/الاعلیٰ:16) ''بلکہ تم لوگ ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگی کو۔''

ھ ی م ن

(رباعی)	هَيْمَنَةً	حفاظت کرنا۔ نگرانی کرنا۔
	مُهَيْمِنٌ	اسم الفاعل ہے۔ حفاظت اور نگرانی کرنے والا۔

ش ر ع

(ف)	شَرْعًا	کسی کے لیے قانون بنانا۔ ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا﴾ (42/الشوریٰ:13) ''اس نے قانون بنایا تمہارے لیے نظامِ حیات میں سے، وہی جس کا حکم دیا تھا نوحؑ کو۔''

	شِرْعَةٌ	قوانین کا مجموعہ۔دستور۔آیت زیرِ مطالعہ۔ 563
	شَرِيْعَةٌ	قوانین کی پابندی کرنے کا لائحہ عمل۔ راستہ۔ ضابطہ ﴿ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا ﴾ (45/الجاثیہ:18)''پھر ہم نے رکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ضابطے پر حکم سے میں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی کریں اس کی۔''
(ف)	شُرُوْعًا	پانی میں گھسنا۔
	شَارِعَةٌ	ج شُرَّعٌ۔ اسم الفاعل ہے۔ پانی میں گھسنے والی۔ ﴿ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا ﴾ (7/الاعراف:163)''جب آتیں ان کے پاس ان کی مچھلیاں ان کے ہفتے کے دن پانی میں تیرتی ہوئی۔''

ن ھ ج

(ف)	نَهْجًا	راستہ چلنا۔
	مِنْهَاجٌ	راستہ۔آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب

عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ کی ضمیر آیت نمبر۔44 میں مذکور النَّبِيُّوْنَ، الرَّبّٰنِيُّوْنَ اور اَلْاَحْبَارُ کے لیے ہے۔مُصَدِّقًا حال ہے۔ وَهُدًى وَّ مَوْعِظَةً، یہ دونوں بھی حال ہیں۔اِلَيْكَ الْكِتٰبَ میں اَلْكِتٰبَ پر لام تعریف ہے جبکہ مِنَ الْكِتٰبِ میں اَلْكِتٰبِ پر لام جنس ہے۔عَمَّا دراصل عَنْ مَا ہے۔اس سے پہلے کوئی ایسا فعل محذوف ہے جس کے ساتھ عَنْ کا صلہ آتا ہے۔ یہاں پر فَتُعْرِضَ محذوف ماننا مناسب ہے۔وَلٰكِنْ کے بعد بھی کوئی فعل محذوف ہے جیسے فَرَّقْتُمْ۔ اَصَابَ۔ يُصِيْبُ۔ اِصَابَةً (ٹھیک نشانے پر لگنا لازم ہے لیکن یہاں پر یہ بِ کے صلے کے ساتھ آیا ہے اس لیے متعدی ہو گیا یعنی ٹھیک نشانے پر لگانا)۔

ترجمہ

وَقَفَّيْنَا	عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ	بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	مُصَدِّقًا
اور ہم نے پیچھے بھیجا	ان کے نقوش قدم پر	عیسیٰؑ ابن مریم کو	تصدیق کرنے والا ہوتے ہوئے

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ التَّوْرٰىةِ	وَاٰتَيْنٰهُ	الْاِنْجِيْلَ	فِيْهِ	هُدًى
اس کی جو	انؑ کے سامنے ہے	تورات میں سے	اور ہم نے دی انؑ کو	انجیل	اس میں	ہدایت ہے

وَّنُوْرٌ	وَّمُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ التَّوْرٰىةِ
اور نور ہے	اور تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے	اس کی جو	اس کے سامنے ہے	تورات میں سے

وَهُدًى	وَّمَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ	وَلْيَحْكُمْ
اور ہدایت ہوتے ہوئے	اور نصیحت ہوتے ہوئے	اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے	اور چاہیے کہ فیصلہ کریں

اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ	بِمَآ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	فِيۡهِ ؕ	وَمَنۡ	لَّمۡ يَحۡكُمۡ	بِمَآ	اَنۡزَلَ
انجیل والے	اس سے جو	اُتارا	اللہ نے	اس میں	اور جو	فیصلہ نہیں کرتا	اس سے جو	نازل کیا

اللّٰهُ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝٤٧	وَاَنۡزَلۡنَاۤ	اِلَيۡكَ	الۡكِتٰبَ
اللہ نے	تو وہ لوگ	ہی نافرمانی کرنے والے ہیں	اور ہم نے نازل کیا	آپؐ کی طرف	اِس کتاب کو

بِالۡحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيۡنَ يَدَيۡهِ	مِنَ الۡكِتٰبِ	وَمُهَيۡمِنًا
حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے	اس کی جو	اس کے سامنے ہے	کتابوں میں سے	اور نگراں ہوتے ہوئے

عَلَيۡهِ	فَاحۡكُمۡ	بَيۡنَهُمۡ	بِمَآ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	وَلَا تَتَّبِعۡ
ان پر	پس آپؐ فیصلہ کریں	ان کے درمیان	اس سے جو	نازل کیا	اللہ نے	اور آپؐ پیروی مت کریں

اَهۡوَآءَهُمۡ	عَمَّا	جَآءَكَ	مِنَ الۡحَقِّ ؕ	لِكُلٍّ
ان کی خواہشات کی	(ورنہ آپؐ گریز کریں گے) اس سے جو	آیا آپ کے پاس	حق میں سے	سب کے لیے

جَعَلۡنَا	مِنۡكُمۡ	شِرۡعَةً	وَّمِنۡهَاجًا ؕ	وَلَوۡ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَكُمۡ
ہم نے بنایا	تم میں سے	ایک دستور	اور ایک راستہ	اور اگر	چاہتا	اللہ	تو وہ بنا تا تم کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّلٰكِنۡ	لِّيَبۡلُوَكُمۡ	فِىۡ مَاۤ	اٰتٰٮكُمۡ
ایک اُمت	اور لیکن (اس نے فرق رکھا تم میں)	تا کہ وہ آزمائے تم کو	اس میں جو	اس نے دیا تم کو

فَاسۡتَبِقُوا	الۡخَيۡرٰتِ ؕ	اِلَى اللّٰهِ	مَرۡجِعُكُمۡ	جَمِيۡعًا
پس سبقت کرو	بھلائیوں میں	اللہ کی طرف ہی	تمہارے لوٹنے کی جگہ ہے	سب کی

فَيُنَبِّئُكُمۡ	بِمَا	كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ۝٤٨	وَاَنِ	احۡكُمۡ
پھر وہ بتلائے گا تم کو	وہ،	تم لوگ اختلاف کیا کرتے تھے جس میں	اور یہ کہ	آپؐ فیصلہ کریں

بَيۡنَهُمۡ	بِمَآ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	وَلَا تَتَّبِعۡ	اَهۡوَآءَهُمۡ
ان کے درمیان	اس سے جو	نازل کیا	اللہ نے	اور آپؐ پیروی مت کریں	ان کی خواہشات کی

وَاحۡذَرۡهُمۡ	اَنۡ	يَّفۡتِنُوۡكَ	عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ
اور ان سے محتاط رہیں	کہ (کہیں)	وہ لوگ پھسلا دیں آپؐ کو	اس کے بعض سے جو	نازل کیا	اللہ نے

اِلَيۡكَ ؕ	فَاِنۡ	تَوَلَّوۡا	فَاعۡلَمۡ	اَنَّمَا	يُرِيۡدُ	اللّٰهُ
آپؐ کی طرف	پھر اگر	وہ لوگ روگردانی کریں	تو جان لو	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	چاہتا ہے	اللہ

اَنۡ	يُّصِيۡبَهُمۡ	بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ ؕ	وَاِنَّ	كَثِيۡرًا	مِّنَ النَّاسِ
کہ	وہ نشانہ بنائے ان کو	ان کے گناہوں کے کچھ سے	اور یقیناً	بہت	لوگوں

56/3

لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾	اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ	يَبْغُوْنَ ؕ	وَمَنْ	اَحْسَنُ
تو حکم عدولی کرنے والے ہیں	تو کیا جاہلیت کا فیصلہ	وہ لوگ چاہتے ہیں	اور کون	زیادہ اچھا ہے

مِنَ اللّٰهِ	حُكْمًا	لِّقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع
اللہ سے	بلحاظ فیصلہ کرنے کے	ایسے لوگوں کے لیے	جو یقین کرتے ہیں

نوٹ۔1

جاہلیت کا لفظ اسلام کے مقابلے میں استعمال کیا جاتا ہے (یعنی جو طریقہ اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا وہ جاہلیت ہے)۔ اسلام کا طریقہ سراسر علم ہے کیونکہ اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کی ہے۔ اس کے برعکس ہر وہ طریقہ جو اسلام سے مختلف ہے جاہلیت کا طریقہ ہے۔ عرب کے زمانہ قبل اسلام کو جاہلیت کا دور اسی معنی میں کہا گیا ہے کہ اس زمانے میں علم کے بغیر وہم وگمان اور خواہشات کی بنا پر انسانوں نے اپنے لیے زندگی کے طریقے مقرر کر لیے تھے۔ یہ طرزِ عمل جس دور میں بھی اور جہاں کہیں بھی انسان اختیار کرے گا اسے بہرحال جاہلیت ہی کا طرزِ عمل کہا جائے گا۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے وہ محض ایک جزوی علم ہے اور کسی معنی میں بھی انسان کی راہنمائی کے لیے کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم سے بے نیاز ہو کر جو نظامِ زندگی اِس جزوی علم کے ساتھ ظنون واوہام اور قیاسات وخواہشات کی آمیزش کر کے بنا لیے گئے ہیں وہ بھی اسی طرح جاہلیت کی تعریف میں آتے ہیں جس طرح قدیم زمانے کے جاہلی طریقے اِس تعریف میں آتے تھے۔ (تفہیم القرآن)

مولانا مودودیؒ کی مذکورہ وضاحت سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ''جاہلیت'' محض ایک لفظ نہیں بلکہ قرآن مجید کی ایک مخصوص اصطلاح ہے اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس کو سمجھ لینے سے کسی بھی معاشرے کا تجزیاتی جائزہ لینے میں بہت مدد ملتی ہے۔

(1) سورۃ اٰلِ عمران کی آیت نمبر۔154 ''ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ'' آیا ہے یعنی جاہلیت کا گمان اور مذکورہ بالا وضاحت کے بعد اب ہم اس کا ترجمہ کر سکتے ہیں کہ غیر اسلامی گمان۔ یہ اعتقادی گمراہی کی جہت ہے۔ پاکستان کے مسلم معاشرے میں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے بلی کے راستہ کاٹ جانے کو منحوس خیال کرنا یا رشتے کے بھائی بہنوں (چچا زاد۔ ماموں زاد وغیرہ) کا ایک دوسرے سے پردہ کرنے کو دقیانوسیت سمجھنا۔

(2) اس کے بعد سورۃ المائدہ کی آیت نمبر۔50 میں ''حُكْمُ الْجَاهِلِيَّةِ'' آیا ہے یعنی جاہلیت کا فیصلہ۔ یہ قانونی گمراہی کی جہت ہے۔ آج کل جیسے رجم کی سزا کا انکار کرنا یا ہاتھ کاٹنے اور برسرعام کوڑے مارنے کی سزا کو وحشیانہ قرار دینا وغیرہ۔

(3) اس کے بعد سورہ الاحزاب کی آیت نمبر 33 میں ''تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ'' آیا ہے یعنی جاہلیت کا دکھاوا کرنا۔ یہ خود کو نمایاں کرنے اور نمود و نمائش کی جہت ہے۔ آج کل جیسے شادی، بیاہ میں روشنی کا اہتمام کرنا یا عورتوں کا بن سنور کر غیر مردوں کے سامنے جانا۔ وغیرہ

(4) اس کے بعد سورۃ الفتح کی آیت نمبر۔26 میں حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ آیا ہے یعنی جاہلیت کی حمیت۔ یہ غیرت اور خودداری میں گمراہی کی جہت ہے۔ آج کل جیسے غیرت کے نام پر قتل کرنا یک وقت تین طلاق دینے کو درست سمجھنا جبکہ یہ گناہ ہیں۔

آیت نمبر (51 تا 56)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ
فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا
عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ
مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَي
الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَ
اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ
هُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ﴾

ج	ھ	د

(ف) جُهْدًا کسی کام میں طاقت صرف کرنا۔ کوشش کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

جُهْدٌ اسم ذات ہے۔ کوشش۔ محنت۔ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (9/التوبہ:79) ''اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے۔''

(مفاعلہ) مُجَاهَدَةً کسی کے مقابلے پر محنت صرف کرنا۔ کشمکش کرنا۔ ﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ﴾ (29/العنکبوت:6) ''اور جس نے کشمکش کی تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ کشمکش کرتا ہے اپنے ہی لیے۔''

جَاهِدْ فعل امر ہے۔ تو کشمکش کر۔ جدوجہد کر۔ ﴿وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝﴾ (25/الفرقان:52) ''اور آپ ﷺ ان سے جدوجہد کریں اس سے یعنی قرآن سے جیسے کہ بڑی جدوجہد کرنے کا حق ہے۔''

ل و م

563

(ن) لَوْمًا بُرا بھلا کہنا۔ ملامت کرنا۔ ﴿فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ط﴾ (12/یوسف:32) ''تو یہ وہ ہے تم عورتوں نے ملامت کی مجھ کو جس کے بارے میں۔''

لُمْ فعل امر ہے۔ تو ملامت کر۔ ﴿فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط﴾ (14/ابراہیم:22) ''پس تم لوگ ملامت مت کرو مجھ کو اور ملامت کرو اپنے آپ کو۔''

لَوْمَةٌ اسم ذات ہے۔ ملامت۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

لَائِمٌ اسم الفاعل ہے۔ ملامت کرنے والا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

مَلُوْمٌ اسم المفعول ہے۔ ملامت کیا ہوا۔ ﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ﴾ (51/الذریات:54) ''پس آپؐ منہ پھیر لیں ان سے تو آپؐ ملامت کیے ہوئے نہیں ہیں یعنی آپؐ پر کوئی الزام نہیں ہے۔''

لَوَّامٌ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بار بار ملامت کرنے والا۔ ﴿وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ ط﴾ (75/القیٰمۃ:2) ''اور نہیں! مَیں قسم کھاتا ہوں بار بار ملامت کرنے والے نفس کی۔''

(افعال) اِلَامَةً اپنے آپ کو ملامت کرنا۔

مُلِيْمٌ اسم الفاعل ہے۔ خود کو ملامت کرنے والا۔ ﴿فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ ط﴾ (51/الذاریات:40) ''تو ہم نے پھینکا ان کو پانی میں اس حال میں کہ وہ خود کو ملامت کرنے والا تھا۔''

(تفاعل) تَلَاوُمًا ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔ ﴿فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾﴾ (68/القلم:30) ''تو ان کے بعض سامنے آئے بعض کے ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہوئے۔''

ح ز ب

(ن) حَزْبًا سخت ہونا۔ مضبوط ہونا۔

حِزْبٌ ج اَحْزَابٌ۔ مضبوط جتھا یا گروہ۔ لشکر۔ ﴿وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ط﴾ (13/الرعد:36) ''اور گروہوں میں وہ بھی ہیں جو انکار کرتے ہیں اس کے بعض کا۔''

ترکیب

يُسَارِعُوْنَ کی ضمیر فاعلی هُمْ ہے جو کہ اَلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ کے لیے ہے جبکہ فِيْهِمْ کی ضمیر یہود اور نصارٰی کے لیے ہے۔ بِالْفَتْحِ کی بَا پر عطف ہونے کی وجہ سے اَمْرٍ مجرور ہوا ہے۔ فَيُصْبِحُوْا کا فاسببیہ ہے۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ مرکب اضافی ہے اور اس کے مضاف جَهْدَ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ پورا مرکب فعل محذوف جَهَدُوْا کا مفعول مطلق ہے۔ يُحِبُّهُمْ کی ضمیر فاعلی هُوَ ہے جو اللہ کے لیے ہے اور يُحِبُّوْنَهٗ کی ضمیر فاعلی هُمْ ہے جو بِقَوْمٍ کے لیے ہے۔ بِقَوْمٍ کی صفت ہونے کی وجہ سے اَذِلَّةٍ اور اَعِزَّةٍ مجرور ہیں۔ حِزْبٌ اسم جمع ہے اس لیے اس کی خبر اَلْغٰلِبُوْنَ جمع آئی ہے۔

ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْيَهُوْدَ	وَالنَّصٰرٰٓى	اَوْلِيَآءَ ۘ	بَعْضُهُمْ
اے لوگو! جو	ایمان لائے	تم لوگ مت بناؤ	یہودیوں کو	اور نصرانیوں کو	دوست	ان کے بعض

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ	وَمَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاِنَّهٗ	مِنْهُمْ ؕ 563	اِنَّ اللّٰهَ
بعض کے کارساز ہیں	اور جو	دوستی کرے گا ان سے	تم میں سے	تو یقیناً وہ	ان میں سے ہے	بیشک اللہ

لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾	فَتَرَى	الَّذِيْنَ	فِىْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں کو	پس تو دیکھے گا	ان کو جن کے	دلوں میں	ایک روگ ہے

يُسَارِعُوْنَ	فِيْهِمْ	يَقُوْلُوْنَ	نَخْشٰى	اَنْ	تُصِيْبَنَا	دَآئِرَةٌ ؕ
(کہ) وہ لپکتے ہیں	ان میں	(اور) کہتے ہیں	ہم ڈرتے ہیں	کہ	آن لگے ہم کو	کوئی گردش

فَعَسَى	اللّٰهُ	اَنْ	يَّاْتِىَ	بِالْفَتْحِ	اَوْ	اَمْرٍ	مِّنْ عِنْدِهٖ	فَيُصْبِحُوْا
تو قریب ہے	اللہ	کہ	وہ لے آئے	فتح	یا	کوئی حکم	اپنے پاس سے	نتیجتاً وہ ہو جائیں

عَلٰى مَآ	اَسَرُّوْا	فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ	نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ؕ	وَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
اس پر جو	انہوں نے چھپایا	اپنے جیبوں میں	ندامت کرنے والے	اور کہیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

اَ	هٰٓؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ	اِنَّهُمْ
کیا	یہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	قسم کھائی	اللہ کی	جیسا کہ اپنی قسموں سے کوشش کرنے کا حق ہے	کہ وہ لوگ

لَمَعَكُمْ ؕ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فَاَصْبَحُوْا	خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ضرور تمہارے ساتھ ہیں	اکارت ہوئے	ان کے اعمال	تو وہ ہو گئے	خسارہ پانے والے	اے لوگو جو

اٰمَنُوْا	مَنْ	يَّرْتَدَّ	مِنْكُمْ	عَنْ دِيْنِهٖ	فَسَوْفَ	يَاْتِى	اللّٰهُ	بِقَوْمٍ
ایمان لائے	جو	پھرے گا	تم میں سے	اپنے دین سے	تو عنقریب	لائے گا	اللہ	ایک ایسی قوم

يُّحِبُّهُمْ	وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ	اَذِلَّةٍ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وہ محبت کرے گا جن سے	اور وہ محبت کریں گے اس سے	نرم ہوں گے	مومنوں پر

اَعِزَّةٍ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫	يُجَاهِدُوْنَ	فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَلَا يَخَافُوْنَ
سخت ہوں گے	کافروں پر	وہ لوگ جدوجہد کریں گے	اللہ کی راہ میں	اور وہ نہیں ڈریں گے

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ	ذٰلِكَ	فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے	یہ	اللہ کا فضل ہے	وہ دیتا ہے اسے	اس کو جسے

يَّشَآءُ ؕ	وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾	اِنَّمَا
وہ چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت رکھنے والا ہے	علم والا ہے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

وَلِيُّكُمُ	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	الَّذِيْنَ
تم لوگوں کا رفیق	اللہ ہے	اور اس کے رسولؐ ہیں	اور وہ لوگ ہیں جو	ایمان لائے	جو لوگ (کہ)

وَمَنۡ	رٰكِعُوۡنَ	وَهُمۡ	الزَّكٰوةَ	وَيُؤۡتُوۡنَ	الصَّلٰوةَ	يُقِيۡمُوۡنَ
اور جو	جھکنے والے ہیں	اور وہ لوگ	زکوٰۃ کو	اور پہنچاتے ہیں	نماز کو	قائم رکھتے ہیں

فَاِنَّ	اٰمَنُوۡا	وَالَّذِيۡنَ	وَرَسُوۡلَهٗ	اللّٰهَ	يَّتَوَلَّ
تو بیشک	ایمان لائے	اور ان لوگوں سے جو	اور اس کے رسولؐ سے	اللہ سے	دوستی کرے گا

هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ	حِزۡبَ اللّٰهِ
ہی غالب ہونے والی ہے	اللہ کی جماعت

نوٹ۔1

آیاتِ زیرِ مطالعہ کے نزول کے وقت تک عرب میں کفر اور اسلام کی کشمکش کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ اسلام ایک طاقت بن چکا تھا لیکن مقابل کی طاقتیں بھی زبردست تھیں۔ اُس وقت عرب میں عیسائیوں اور یہودیوں کی معاشی قوت سب سے زیادہ تھی۔ عرب کے سرسبز وشاداب خطے ان کے قبضے میں تھے۔ ان کے سودی قرضوں کا جال ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ اس لیے دائرہ اسلام میں شامل کچھ دنیا پرستی کے روگی لوگوں کو خطرہ تھا کہ اسلام کا ساتھ دیتے ہوئے ان سب قوموں سے تعلقات منقطع کرنا سیاسی اور معاشی دونوں لحاظ سے خطرناک ہوگا۔ (تفہیم القرآن)

کفر واسلام کی کشمکش کی جو صورتحال ان آیات کے نزول کے وقت عرب میں تھی، بالکل وہی صورتحال آج پوری دنیا میں ہے۔ آج مسلم امت میں جہاں کچھ مخلص دیوانے ہیں، وہیں دنیا پرست فرزانے بھی ہیں، جو کافر قوموں سے قطع تعلق کو خودکشی قرار دے رہے ہیں کیونکہ کفار کی معاشی اور فوجی برتری ناقابل تسخیر نظر آ رہی ہے۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ بالآخر مسلم امت ہی غالب ہونے والی ہے۔ (ان شاء اللہ)

یہ بات بھی ذہن میں واضح رہنی چاہیے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے کافروں سے تعلقات کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا درست نہیں ہے۔ پورے قرآن مجید، سنت اور صحابہ کرامؓ کے عمل کو سامنے رکھ کر لائحہ عمل بنتا ہے اس کی وضاحت آیت نمبر۔ 3/آل عمران:28 کے نوٹ۔1 میں کی جا چکی ہے۔ اس لحاظ سے آج تک (15/دسمبر 2002ء) امریکہ، برطانیہ، بھارت اور اسرائیل کافر حربی کے زمرے میں آتے ہیں۔ باقی غیر مسلم ممالک کو فی الحال کافر حربی قرار دینا محل نظر ہے۔

نوٹ۔2

آیت نمبر۔51 میں کہا گیا ہے کہ یہود ونصاریٰ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یہ قرآن کی پیشنگوئیوں میں سے ایک ایسی پیشنگوئی ہے جو اب پوری ہوئی ہے۔ عیسائی عقیدے کے مطابق یہودی حضرت عیسیٰؑ کے قاتل ہیں۔ اس لیے اس آیت کے نزول کے وقت یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے اور ان کی یہ دشمنی بیسویں صدی کے وسط تک قائم تھی۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا۔ اس وقت وہاں مدتوں سے عیسائی حکومت تھی اور انہوں نے وہاں یہودیوں کے داخلے پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو یروشلم میں آنے اور وہاں آباد ہونے کی اجازت دی تھی۔ 1939ء کی دوسری عالمی جنگ سے پہلے جرمنی میں ہٹلر نے یہودیوں کا قتلِ عام کیا تو وہ لوگ جرمنی سے بھاگ کر یورپ کے ممالک میں پناہ گزیں ہوئے۔ اُس

وقت کوئی عیسائی ملک انہیں اپنے ملک میں آباد کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا۔ پھر بڑی کوششوں سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہر ملک کے لیے یہودیوں کو آباد کرنے کا کوٹہ مقرر کیا گیا۔ کیوبا اور امریکہ میں آباد کیے جانے والے یہودیوں کو لے کر ایک بحری جہاز یورپ سے روانہ ہوا۔ جب وہ کیوبا پہنچا تو وہاں کی حکومت نے اپنے کوٹے کے صرف بیس فیصد افراد کو اُترنے کی اجازت دی اور باقی کو لینے سے انکار کر دیا۔ جب یہ جہاز امریکہ پہنچا تو انہوں نے ایک آدمی کو بھی اُترنے کی اجازت نہیں دی اور سب کو لے کر جہاز کو یورپ واپس آنا پڑا۔ پھر موجودہ پوپ سے پہلے والے پوپ صاحب نے یہودیوں کو عیسیٰؑ کا خون معاف کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست بنے۔ اس طرح یہ قرآنی پیشنگوئی پوری ہوئی ہے۔ واللہ اعلم

آیت نمبر (57 تا 61)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٥٧ وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝٥٨ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٥٩ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١ ﴾

ل ع ب

(ف) لُعْبًا: بچے کے منہ سے رال ٹپکنا۔ لُعاب نکلنا۔

(س) لَعِبًا: تفریح کے لیے کوئی کام کرنا۔ کھیلنا۔ ﴿ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٩٨ ﴾ (7/الاعراف:98) ''اور کیا امن میں ہو گئے بستی والے اِس سے کہ ان کے پاس آئے ہماری سختی دن کے وقت اس حال میں کہ وہ کھیلتے ہوں۔''

لَعِبٌ: اسم ذات ہے۔ کھیل کود۔ تفریح۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

لَاعِبٌ: اسم الفاعل ہے۔ کھیلنے والا۔ کھلاڑی۔ ﴿ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝٥٥ ﴾ (21/الانبیاء:55) ''کیا تو لایا ہمارے پاس حق یا تو کھیلنے والوں میں سے ہے۔''

ترکیب

لَا تَتَّخِذُوْا کے مفعول اوّل اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور اَلْكُفَّارَ ہیں جبکہ اس کا مفعول ثانی اَوْلِيَآءَ ہے۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا کا مفعول اوّل دِيْنَكُمْ جبکہ اس کے مفعول ثانی هُزُوًا اور لَعِبًا ہیں۔ مِنَ الَّذِيْنَ کا مِنْ بیانیہ ہے۔ اِتَّخَذُوْهَا کی ضمیر مفعولی نَادَيْتُمْ کے مصدر مُنَادَاةٌ کے لیے ہے۔ اُنَبِّئُكُمْ کا مفعول بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ ہے اور شَرٍّ افعل تفضیل ہے۔ جبکہ مَثُوْبَةً اس کی تمیز ہے۔ شَرٌّ بھی افعل تفضیل ہے اور مَكَانًا اس کی تمیز ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَكُمْ
اے لوگو! جو	ایمان لائے	تم لوگ مت بناؤ	ان لوگوں کو جنہوں نے	بنایا	تمہارے دین کو

هُزُوًا	وَّ لَعِبًا	مِّنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَالْكُفَّارَ
ہنسی	اور کھیل	ان لوگوں میں سے جن کو	دی گئی	کتاب	تم سے پہلے	اور (نہ ہی) کافروں کو

اَوْلِيَآءَ ۚ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾	وَاِذَا
(اپنا) کارساز	اور تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا	اگر	تم لوگ ہو	ایمان لانے والے	اور جب بھی

نَادَيْتُمْ	اِلَى الصَّلٰوةِ	اتَّخَذُوْهَا	هُزُوًا	وَّ لَعِبًا ؕ	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
تم لوگ پکارتے ہو	نماز کی طرف	تو وہ لوگ بناتے ہیں اس کو	ہنسی	اور کھیل	یہ اس لیے کہ وہ

قَوْمٌ	لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	هَلْ تَنْقِمُوْنَ
ایک ایسی قوم ہیں جو	عقل استعمال نہیں کرتے	آپ کہہ دیجیے	اے اہل کتاب	تم لوگ کیا برا مانتے ہو

مِنَّآ	اِلَّآ اَنْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْنَا	وَمَآ
ہم سے	سوائے اس کے کہ	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور اس پر جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور اس پر جو

اُنْزِلَ	مِنْ قَبْلُ ۙ	وَاَنَّ	اَكْثَرَكُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾	قُلْ
نازل کیا گیا	اس سے پہلے	اس حال میں کہ	تمہارے اکثر لوگ	نافرمانی کرنے والے ہیں	آپ کہہ دیجیے

هَلْ	اُنَبِّئُكُمْ	بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ	مَثُوْبَةً	عِنْدَ اللّٰهِ ؕ	مَنْ
کیا	میں خبر دوں تم لوگوں کو	اس سے زیادہ بری چیز کی	بطور بدلے کے	اللہ کے پاس	وہ لوگ

لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَغَضِبَ	عَلَيْهِ	وَجَعَلَ	مِنْهُمُ	الْقِرَدَةَ	وَالْخَنَازِيْرَ
لعنت کی جن پر	اللہ نے	اور اس نے غضب کیا	جن پر	اور اس نے بنایا	جن میں سے	بندر	اور سور

وَعَبَدَ	الطَّاغُوْتَ ؕ	اُولٰٓئِكَ	شَرٌّ	مَّكَانًا
اور جنہوں نے غلامی کی	طاغوت کی	وہ لوگ	سب سے زیادہ برے ہیں	بلحاظ ٹھکانے کے

وَّاَضَلُّ	عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾	وَاِذَا	جَآءُوْكُمْ
اور سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں	سیدھی راہ سے	اور جب بھی	وہ آتے ہیں تمہارے پاس

قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	وَ	قَدْ دَّخَلُوْا	بِالْكُفْرِ	وَهُمْ	قَدْ خَرَجُوْا
تو کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	حالانکہ	وہ داخل ہوئے تھے	کفر کے ساتھ	اور وہ	نکلے

بِهٖ ؕ	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾
اس کے ساتھ	اور اللہ	خوب جانتا ہے	اس کو جو	وہ لوگ چھپایا کرتے ہیں

563

آیت نمبر (62 تا 66)

﴿وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْ
لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ
قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ
يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ
الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾﴾

ط ف ء

(س) طُفُوْءً: کسی چیز کی روشنی کا ختم ہوجانا۔ آگ کا بجھ جانا۔

(افعال) اِطْفَاءً: روشنی کو ختم کرنا۔ آگ بجھانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ق ص د

(ض) قَصْدًا: اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا۔

اِقْصِدْ: فعل امر ہے۔ تو میانہ روی اختیار کر۔ ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾ (31/لقمان:19) ''اور تو میانہ روی اختیار کر اپنی چال میں۔''

قَصْدٌ: کسی چیز کا اوسط۔ درمیان۔ ﴿وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ﴾ (16/النحل:9) ''اور اللہ پر ہے راستے کا اعتدال یعنی اسے واضح کرنا۔''

قَاصِدٌ: فَاعِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ درمیان میں ہونے والا یعنی درمیانی۔ متوسط۔ ﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ﴾ (9/التوبہ:42) ''اگر ہوتا کوئی قریبی سامان اور درمیانی سفر تو وہ لوگ ضروری پیروی کرتے آپؐ کی۔''

(افتعال) اِقْتِصَادًا: اہتمام سے میانہ رو ہونا۔

مُقْتَصِدٌ: اسم الفاعل ہے۔ اہتمام سے میانہ روی اختیار کرنے والا یعنی میانہ رو۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

كَثِيْرًا صفت ہے، اس کا موصوف رِجَالًا محذوف ہے۔ فِيْ پر عطف ہونے کی وجہ سے اَكْلِهِمْ کا مضاف اَكْلِ مجرور ہوا اور اس مصدر نے فعل کا عمل کیا ہے۔ السُّحْتَ اس کا مفعول ہے۔ اسی طرح قَوْلِهِمْ کے مصدر قَوْلِ کا مفعول اَلْاِثْمَ ہے۔ لَوْلَا کے بعد فعل مضارع يَنْهٰى آیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا ترجمہ ہوگا اَلْيَهُوْدُ عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے واحد مونث قَالَتْ بھی جائز ہے۔ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اگر قَالَتْ کا مفعول ہوتا تو پھر يَدَ اللّٰهِ آتا۔ يَدُ کی رفع بتا رہی

ہے کہ یہود جس طرح کہتے تھے۔ ان کی بات کو ویسے ہی یعنی (DIRECT TENSE) میں نقل کیا گیا ہے۔ عربی میں اعراب کی سہولت موجود ہونے کی وجہ سے مقولہ (DIRECT TENSE) کی پہچان کے لیے کوئی شناختی نشان لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی، جیسے کہ انگریزی میں ضرورت ہوتی ہے۔ یَدٰہُ میں یَدٰ دراصل یَدَانِ تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہوا ہے اور ہٗ کی ضمیر اس کا مضاف الیہ ہے۔ یَدٌ مئونث سماعی ہے اس لیے اس کی خبر میں مَبۡسُوۡطَۃٌ کا تثنیہ مَبۡسُوۡطَتٰنِ آیا ہے۔ لَيَزِيۡدَنَّ کا مفعول کَثِیۡرًا ہے اور یہاں بھی رِجَالًا محذوف ہے، جبکہ اس کا فاعل مَاۤ اُنۡزِلَ ہے۔ طُغۡیَانًا اور کُفۡرًا اس کی تمیز ہیں۔ آیت نمبر۔65۔66، دونوں میں لَوۡ شرطیہ ہیں۔ اس لیے افعال ماضی کا ترجمہ اس لحاظ سے ہوگا۔ سَاۤءَ آفاقی صداقت ہے۔ (دیکھیں آیت نمبر۔2/البقرہ:49، نوٹ۔2)

ترجمہ

وَتَرٰى	كَثِيۡرًا	مِّنۡهُمۡ	يُسَارِعُوۡنَ	فِى الۡاِثۡمِ
اور آپؐ دیکھیں گے	بہت سے لوگوں کو	ان میں سے	کہ وہ لوگ باہم سبقت کرتے ہیں	گناہ میں

وَالۡعُدۡوَانِ	وَاَكۡلِهِمُ	السُّحۡتَ ؕ	لَبِئۡسَ	مَا	كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۲﴾
اور زیادتی میں	اور اپنے کھانے میں	ناپاک کمائی کو	یقیناً بہت برا ہے	وہ، جو	وہ لوگ کرتے ہیں

لَوۡلَا	يَنۡهٰهُمُ	الرَّبّٰنِيُّوۡنَ	وَالۡاَحۡبَارُ	عَنۡ قَوۡلِهِمُ	الۡاِثۡمَ
کیوں نہ ایسا ہوا کہ	روکتے ان کو	اللہ والے	اور علماء	ان کی بات سے	گناہ کی

وَاَكۡلِهِمُ	السُّحۡتَ ؕ	لَبِئۡسَ	مَا	كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۶۳﴾	وَقَالَتِ
اور ان کے کھانے سے	ناپاک کمائی کو	یقیناً بہت برا ہے	وہ، جو	وہ لوگ کرتوت کرتے ہیں	اور کہا

الۡيَهُوۡدُ	يَدُ اللّٰهِ	مَغۡلُوۡلَةٌ ؕ	غُلَّتۡ	اَيۡدِيۡهِمۡ	وَلُعِنُوۡا	بِمَا
یہودیوں نے	اللہ کا ہاتھ	بندھا ہوا ہے	باندھے گئے	ان کے ہاتھ	اور ان پر لعنت کی گئی	بسبب اس کے جو

قَالُوۡا ۘ	بَلۡ	يَدٰهُ	مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ	يُنۡفِقُ	كَيۡفَ	يَشَآءُ ؕ
انھوں نے کہا	بلکہ	اس کے دونوں ہاتھ	کھلے ہوئے ہیں	وہ خرچ کرتا ہے	جیسے	وہ چاہتا ہے

وَلَيَزِيۡدَنَّ	كَثِيۡرًا	مِّنۡهُمۡ	مَّاۤ	اُنۡزِلَ	اِلَيۡكَ	مِنۡ رَّبِّكَ
اور لازماً زیادہ کرے گا	بہت سے لوگوں کو	ان میں سے	وہ، جو	نازل کیا گیا	آپؐ کی طرف	آپؐ کے رب (کی طرف سے)

طُغۡيَانًا	وَّكُفۡرًا ؕ	وَاَلۡقَيۡنَا	بَيۡنَهُمُ	الۡعَدَاوَةَ	وَالۡبَغۡضَآءَ
بلحاظ سرکشی کے	اور بلحاظ انکار کے	اور ہم نے ڈالا	ان کے مابین	عداوت	اور بغض

اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ؕ	كُلَّمَاۤ	اَوۡقَدُوۡا	نَارًا	لِّلۡحَرۡبِ	اَطۡفَاَهَا
قیامت کے دن تک	جب بھی	وہ لوگ بھڑکاتے ہیں	کوئی آگ	لڑائی کے لیے	تو بجھاتا ہے اس کو

اللّٰہُ	وَيَسْعَوْنَ	فِي الْاَرْضِ	فَسَادًا ط	وَاللّٰهُ	لَا يُحِبُّ
اللہ	وہ لوگ بھاگ دوڑ کرتے ہیں	زمین میں	فساد مچانے کو	اور اللہ	پسند نہیں کرتا

الْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٤	وَلَوْ اَنَّ	اَهْلَ الْكِتٰبِ	اٰمَنُوْا	وَاتَّقَوْا	لَكَفَّرْنَا
فسادیوں کو	اور اگر یہ کہ	اہل کتاب	ایمان لائیں	اور تقویٰ اختیار کریں	تو ہم دور کردیں گے

عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ	جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٦٥	وَلَوْ اَنَّهُمْ
ان سے	ان کی برائیوں کو	اور ہم داخل کریں گے ان کو	نعمت کے باغوں میں	اور اگر یہ کہ وہ لوگ

اَقَامُوا	التَّوْرٰىةَ	وَالْاِنْجِيْلَ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	مِّنْ رَّبِّهِمْ
قائم کریں	تورات کو	اور انجیل کو	اور اس کو جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف	ان کے رب کی طرف سے

لَاَكَلُوْا	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ط	مِنْهُمْ	اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ط
تو وہ لوگ کھائیں گے	اپنے اوپر سے	اپنے پیروں کے نیچے سے	ان میں	ایک میانہ رو گروہ ہے

وَكَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	سَآءَ	مَا	يَعْمَلُوْنَ
اور اکثر	ان میں سے	برا ہے	وہ، جو	وہ کرتے ہیں

نوٹ۔1

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کسی قوم میں گناہ کے کام کیے جائیں اور کوئی آدمی اس قوم میں رہتا ہے اور ان کو منع نہیں کرتا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں پر عذاب بھیج دے۔ حضرت یوشعؑ پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کیے جائیں گے، جن میں چالیس ہزار نیک لوگ ہیں اور ساٹھ ہزار بدعمل ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ رب العالمین بدکاروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے تو ارشاد ہوا کہ یہ نیک لوگ ان بدکاروں کے ساتھ تعلقات رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ کھانے پینے اور ہنسی دل لگی میں شریک رہتے تھے۔ میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر بھی ان کے چہرے پر کوئی ناگواری کا اثر تک نہ آیا۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (67 تا 71)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٦٧ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ
كُفْرًا ج فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٦٨ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٩ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ

اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا
يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾

ترکیب

لَسْتُمْ کا اسم اس میں شامل اَنْتُمْ کی ضمیر ہے، اس کی خبر محذوف ہے اور عَلٰى شَىْءٍ قائم مقام خبر ہے۔ فَلَا تَاْسَ فعل نہی ہے اور مجزوم ہونے کی وجہ سے تَاْسٰی کی 'یا' گری ہوئی ہے۔ مَنْ اٰمَنَ میں مِنْهُمْ محذوف ہے۔ خَوْفٌ مبتداء نکرہ ہے، اس کی خبر محذوف ہے اور عَلَيْهِمْ قائم مقام خبر ہے۔ وَاَرْسَلْنَا میں لَقَدْ محذوف ہے۔ فَرِيْقًا کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ كَذَّبُوْا اور يَقْتُلُوْنَ کے مفعول مقدم ہیں۔ اَلَّا میں اَنْ کی وجہ سے تَكُوْنَ منصوب ہوا ہے اور یہ كَانَ تامّہ ہے۔

(آیت نمبر۔2/البقرہ:193، نوٹ۔1)

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ	بَلِّغْ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ ؕ
اے رسولؐ!	آپؐ پہنچاتے رہیں	اس کو جو	نازل کیا گیا	آپؐ کی طرف	آپؐ کے رب (کی طرف) سے

وَاِنْ	لَّمْ تَفْعَلْ	فَمَا بَلَّغْتَ	رِسَالَتَهٗ ؕ	وَاللّٰهُ	يَعْصِمُكَ
اور اگر	آپؐ (یہ) نہیں کریں گے	تو آپؐ نے نہیں پہنچایا	اس کے پیغام کو	اور اللہ	بچائے گا آپؐ کو

مِنَ النَّاسِ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
لوگوں سے	بیشک اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کافر قوم کو	آپؐ کہیے	اے اہل کتاب!

لَسْتُمْ	عَلٰى شَىْءٍ	حَتّٰى	تُقِيْمُوا	التَّوْرٰىةَ	وَالْاِنْجِيْلَ	وَمَاۤ
تم لوگ نہیں ہو	کسی چیز پر	یہاں تک کہ	تم لوگ قائم کرو	تورات کو	اور انجیل کو	اور اس کو جو

اُنْزِلَ	اِلَيْكُمْ	مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ	وَلَيَزِيْدَنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ
نازل کیا گیا	تم لوگوں کی طرف	تمہارے رب (کی طرف) سے	اور لازماً زیادہ کرے گا	اکثر لوگوں کو	ان میں سے

مَّاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	طُغْيَانًا	وَّكُفْرًا ۚ
وہ، جو	نازل کیا گیا	آپؐ کی طرف	آپؐ کے رب (کی طرف سے)	بلحاظ سرکشی کے	اور بلحاظ انکار کرنے کے

فَلَا تَاْسَ	عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾	اِنَّ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَالَّذِيْنَ هَادُوْا
پس آپؐ افسوس نہ کریں	کافر قوم پر	بیشک وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور جو یہودی ہوئے

وَالصّٰبِـُٔوْنَ	وَالنَّصٰرٰى	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَعَمِلَ
اور صابی ہوئے	اور نصاری ہوئے	(ان میں سے) جو	ایمان لایا	اللہ پر	اور آخری دن پر	اور عمل کیا

صَالِحًا	فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ۝٦٩	لَقَدْ اَخَذْنَا
نیک	تو کوئی خوف نہیں ہے	ان پر	اور نہ وہ لوگ	غمگین ہوتے ہیں	یقیناً ہم لے چکے ہیں

مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	وَاَرْسَلْنَآ	اِلَيْهِمْ	رُسُلًا ۭ	كُلَّمَا	جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌۢ
بنی اسرائیل کا پختہ عہد	اور ہم بھیج چکے ہیں	ان کی طرف	بہت سے رسول	جب بھی	آیا ان کے پاس	کوئی رسول

بِمَا	لَا تَهْوٰٓى	اَنْفُسُهُمْ ۙ	فَرِيْقًا	كَذَّبُوْا	وَفَرِيْقًا
اس کے ساتھ جو	پسند نہیں کرتے	ان کے جی	تو ایک فریق کو	انہوں نے جھٹلایا	اور ایک فریق کو

يَّقْتُلُوْنَ ۝٧٠ۤ	وَحَسِبُوْٓا	اَلَّا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	فَعَمُوْا
وہ قتل کرتے ہیں	اور انہوں نے گمان کیا	کہ نہیں ہوگی	کوئی آفت	پس وہ لوگ اندھے ہوئے

وَصَمُّوْا	ثُمَّ	تَابَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	ثُمَّ	عَمُوْا	وَصَمُّوْا
اور بہرے ہوئے	پھر	متوجہ ہوا (اپنی شفقت کے ساتھ)	اللہ	ان پر	پھر	اندھے ہوگئے	اور بہرے ہوگئے

كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ ۭ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
اکثر	ان میں سے	اور اللہ	ہمیشہ دیکھنے والا ہے	اس کو جو	وہ لوگ کرتے ہیں

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاۃ

اللہ تعالیٰ ہم سب کی یہ سعی قبول فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔جس جس نے بھی اس کار خیر میں مال، جان اور صلاحیتوں کو لگایا اللہ قبول ومنظور فرمائے

انجمن خدام القرآن فیصل آباد میں اس کے فوٹو کاپی بھی دستیاب ہیں اور محترم ڈاکٹر جہاں زیب صاحب

کے اس کتاب میں اضافہ جات کے ساتھ مطالعہ قرآن حکیم کے نام سے دستیاب ہیں

رابطہ کے لئے:info@khuddam-ul-quran.com,www.khuddam-ul-quran.com

0412437781,0412437618,03217805614

قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر2 کینال روڈ فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ المائدہ (۵)

آیت نمبر (72 تا 77)

﴿ لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ ؕ وَ قَالَ الۡمَسِیۡحُ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ وَ مَاۡوٰىہُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ ۘ وَ مَا مِنۡ اِلٰہٍ اِلَّاۤ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہُوۡا عَمَّا یَقُوۡلُوۡنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا یَتُوۡبُوۡنَ اِلَی اللّٰہِ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّہٗ صِدِّیۡقَۃٌ ؕ کَانَا یَاۡکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ نُبَیِّنُ لَہُمُ الۡاٰیٰتِ ثُمَّ انۡظُرۡ اَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۷۵﴾ قُلۡ اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمۡلِکُ لَکُمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا ؕ وَ اللّٰہُ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۷۶﴾ قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوۡۤا اَہۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ وَ اَضَلُّوۡا کَثِیۡرًا وَّ ضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِیۡلِ ﴿۷۷﴾ ع ﴾

ء ف ک

(ض) **اَفَكَ** (1) کسی چیز کو اس کے رُخ سے پھیر دینا۔ (2) جھوٹ گھڑنا۔ جھوٹی چیزیں بنانا۔ ﴿ اَجِئۡتَنَا لِتَاۡفِکَنَا عَنۡ اٰلِہَتِنَا ۚ ﴾ (46/الاحقاف:22) "کیا تو آیا ہمارے پاس تاکہ تو پھیر دے ہم کو ہمارے خداؤں سے۔" ﴿ فَاِذَا ہِیَ تَلۡقَفُ مَا یَاۡفِکُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ ﴾ (7/الاعراف:117) "تو جب ہی اس نے ان کے گھڑے ہوئے (شعبدہ) کو نگلنا شروع کر دیا۔"

اِفۡكٌ اسم ذات ہے۔ گھڑا ہوا جھوٹ۔ بہتان۔ ﴿ ہٰذَاۤ اِفۡکٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۲﴾ ﴾ (24/النور:12) "یہ ایک کھلا بہتان ہے۔"

اَفَّاكٌ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بار بار بکثرت جھوٹ گھڑنے والا۔ بہتان لگانے والا۔ ﴿ وَیۡلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ۙ﴿۷﴾ ﴾ (45/الجاثیہ:7) "تباہی ہے ہر ایک بہتان باز گنہگار کے لیے۔"

(افتعال) **اِیۡتِفَاکًا** کسی جگہ یا بستی کا اُلٹ جانا۔ اوندھا ہونا۔

مُؤۡتَفِكَةٌ اسم الفاعل ہے۔ اُلٹ جانے والی۔ ﴿ وَ الۡمُؤۡتَفِکَۃَ اَہۡوٰی ﴿ۙ۵۳﴾ ﴾ (53/النجم:53) "اور اُلٹ جانے والی بستی کو اس نے نیچے گرایا۔"

ترکیب

اِنَّ کا اسم اَللّٰہَ ہے، اَلۡمَسِیۡحُ اس کی خبر معرف باللام آئی ہے اس لیے ہُوَ کی ضمیر فاصل آئی ہے، جبکہ اِبۡنُ مَرۡیَمَ بدل ہے اَلۡمَسِیۡحُ کا۔ اِنَّہٗ میں ہٗ کی ضمیر اِنَّ کا اسم ہے جبکہ مَنۡ یُّشۡرِکۡ سے اَلۡجَنَّۃَ تک پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ قَدۡ خَلَتۡ کا فاعل اَلرُّسُلُ ہے جو عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے واحد مؤنث کا صیغہ بھی جائز ہے۔ اُمُّہٗ میں ہٗ کی ضمیر اَلۡمَسِیۡحُ کے لیے ہے۔ غَیۡرَ الۡحَقِّ حال ہے اس لیے غَیۡرَ منصوب ہوا ہے۔

ترجمہ

لَقَدْ كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ اللّٰهَ	هُوَ الْمَسِيْحُ	ابْنُ مَرْيَمَ ؕ	وَ
یقیناً کفر کر چکے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک اللہ	ہی مسیح ؑ ہے	جو مریم کا بیٹا ہے	حالانکہ

قَالَ	الْمَسِيْحُ	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	رَبِّيْ	وَرَبَّكُمْ ؕ
کہا	مسیح ؑ نے	اے بنی اسرائیل	تم لوگ بندگی کرو	اللہ کی	جو میرا رب ہے	اور تمھارا رب ہے

اِنَّهٗ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ حَرَّمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ	الْجَنَّةَ
بیشک وہ	جو	شرک کرتا ہے	اللہ کے ساتھ	تو حرام کر چکا ہے	اللہ	اس پر	جنت کو

وَمَاْوٰىهُ	النَّارُ ؕ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾
اور اس کا ٹھکانا	آگ ہے	اور نہیں ہے	ظلم کرنے والوں کے لیے	کسی قسم کا کوئی مددگار

لَقَدْ كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ	وَمَا
بیشک کفر کر چکے	اور وہ لوگ جنھوں نے	کہا	کہ	اللہ	تین کا تیسرا ہے	اور نہیں ہے

مِنْ اِلٰهٍ	اِلَّآ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ	وَاِنْ	لَّمْ يَنْتَهُوْا	عَمَّا	يَقُوْلُوْنَ
کسی قسم کا کوئی اِلٰہ	سوائے	واحد الٰہ کے	اور اگر	یہ لوگ باز نہ آئے	اس سے جو	یہ کہتے ہیں

لَيَمَسَّنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾	اَفَلَا
تو لازماً پہنچے گا	ان کو جنھوں نے	کفر کیا	ان میں سے	ایک دردناک عذاب	تو کیوں نہیں

يَتُوْبُوْنَ	اِلَى اللّٰهِ	وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
یہ لوگ پلٹتے	اللہ کی طرف	اور معافی مانگتے اس سے	جبکہ	اللہ	بے انتہا معاف کرنے والا ہے

رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾	مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	اِلَّا	رَسُوْلٌ ۚ	قَدْ خَلَتْ
ہر حال میں رحم کرنے والا ہے	مریم کے بیٹے مسیح ؑ نہیں ہیں	مگر	ایک رسول	گزر چکے ہیں

مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ ؕ	وَاُمُّهٗ	صِدِّيْقَةٌ ؕ	كَانَا يَاْكُلٰنِ	الطَّعَامَ ؕ
ان سے پہلے	بہت سے رسول	اور ان کی والدہ	سچی ہیں	وہ دونوں کھاتے تھے	کھانا

اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُبَيِّنُ	لَهُمُ	الْاٰيٰتِ	ثُمَّ انْظُرْ	اَنّٰى
تو دیکھو	کیسے	ہم واضح کرتے ہیں	ان کے لیے	نشانیوں کو	پھر دیکھو	کہاں سے

يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾	قُلْ	اَتَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا
یہ لوگ پھیرے جاتے ہیں	آپ ؐ کہیے	کیا تم لوگ عبادت کرتے ہو	اللہ کے علاوہ	اس کی جو

لَا يَمْلِكُ	لَكُمْ	ضَرًّا	وَّلَا نَفْعًا ؕ	وَاللّٰهُ	هُوَ السَّمِيْعُ
مالک نہیں ہے	تمہارے لیے	کسی نقصان کا	اور نہ ہی کسی نفع کا	اور اللہ	ہی سننے والا ہے

العَلِیْمُ ﴿۷۶﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لَا تَغْلُوْا	فِیْ دِیْنِكُمْ	غَیْرَ الْحَقِّ
جاننے والا ہے	آپؐ کہیے	اے اہل کتاب	تم لوگ زیادتی مت کرو	اپنے دین میں	ناحق

وَلَا تَتَّبِعُوْۤا	اَهْوَآءَ قَوْمٍ	قَدْ ضَلُّوْا	مِنْ قَبْلُ	وَاَضَلُّوْا
اور پیروی مت کرو	ایک ایسی قوم کی خواہشات کی	جو بھٹک چکے	اس سے پہلے	اور جنہوں نے گمراہ کیا

كَثِیْرًا	وَّضَلُّوْا	عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾ ع
بہتوں کو	اور گمراہ ہوئے	راستے کے بیچ سے

نوٹ۔1

حضرت عیسیٰؑ کے ابتدائی پیروکار جو عقائد رکھتے تھے وہ بڑی حد تک اس حقیقت کے مطابق تھے جس کا مشاہدہ انہوں نے خود کیا تھا اور جس کی تعلیم حضرت عیسیٰؑ نے ان کو دی تھی۔ مگر بعد کے عیسائیوں نے ایک طرف ان کی تعظیم میں غلو کرکے اور دوسری طرف ہمسایہ قوموں کے اوہام اور فلسفوں سے متاثر ہوکر ایک بالکل نیا مذہب تیار کرلیا جس کو مسیحؑ کی اصل تعلیمات سے دور کا واسطہ بھی نہ رہا۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے چودھویں ایڈیشن میں JESUS CHRIST کے عنوان پر ایک مسیحی عالمِ دینیات ریورینڈ چارلس اینڈرسن اکاٹ کا ایک طویل مضمون شامل ہے۔ اس میں صاحبِ مضمون نے لکھا ہے کہ پہلی تین انجیلوں (متی۔ مرقس۔ لوقا) میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے یہ گمان کیا جاسکتا ہو کہ ان انجیلوں کے لکھنے والے یسوع کو انسان کے سوا کچھ اور سمجھتے تھے۔ ان کی نگاہ میں وہ ایک انسان تھے۔ درحقیقت انؑ کے حاضر و ناظر ہونے کا اگر دعویٰ کیا جائے تو یہ اس پورے تصور کے بالکل خلاف ہوگا جو ہمیں انجیلوں سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر مسیحؑ کو قادرِ مطلق سمجھنے کی گنجائش تو انجیلوں میں اور بھی کم ہے۔ فی الواقع یہ بات اِن انجیلوں (یعنی مذکورہ تین انجیلوں) کے تاریخی حیثیت سے معتبر ہونے کی اہم شہادت ہے کہ ان میں ایک طرف مسیح کے فی الحقیقت انسان ہونے کی شہادت محفوظ ہے اور دوسری طرف ان کے اندر کوئی شہادت اس امر کی موجود نہیں ہے کہ مسیحؑ اپنے آپ کو خدا سمجھتے تھے۔ یہ سینٹ پال تھا جس نے اعلان کیا کہ واقعۂ رفع کے وقت اسی فعل رفع کے ذریعہ سے یسوع کو پورے اختیارات کے ساتھ ابن اللہ کے مرتبہ پر اعلانیہ فائز کیا گیا۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے ایک دوسرے مضمون CHRISTIANITY میں ریورنڈ جارج ولیم ناکس مسیحی کلیسا کے بنیادی عیقدے پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ عقیدۂ تثلیث کا فکری سانچہ یونانی ہے اور یہودی تعلیمات اس میں ڈھالی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ہمارے لیے ایک عجیب قسم کا مرکب ہے۔ مذہبی خیالات بائبل کے ڈھلے ہوئے ایک اجنبی فلسفے کی صورتوں میں۔ نیقیا کی کونسل نے اس عقیدے میں جو درج کیا ہے اسے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی تمام خصوصیات میں بالکل یونانی فکر کا نمونہ ہے۔

اسی سلسلہ میں انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے ایک اور مضمون CHURCH HISTORY میں لکھا ہے کہ تیسری صدی عیسوی کے خاتمہ سے پہلے مسیحؑ کو عام طور پر ''کلام'' کا جدی ظہور تو مان لیا گیا تھا تاہم بکثرت عیسائی ایسے تھے جو مسیحؑ کی الوہیت کے قائل نہ تھے۔ چوتھی صدی میں اس مسئلہ پر سخت بحثیں چھڑی ہوئی تھیں جن سے کلیسا کی بنیادیں ہل گئی تھیں۔ آخر کار ۳۲۵ء میں نیقیا کی کونسل نے الوہیت مسیح کو باضابطہ سرکاری طور پر اصل مسیحی عقیدہ قرار دیا اور مخصوص الفاظ میں اسے مرتب کر دیا۔ اگرچہ

اس کے بعد بھی کچھ مدت تک جھگڑا چلتا رہا لیکن آخری فتح نیقیا ہی کے فیصلے کی ہوئی۔ اس طرح عقیدۂ تثلیث مسیحی مذہب کا ایک
802
جزو لاینفک قرار دیا گیا۔

نوٹ۔2

ابنِ حزمؒ وغیرہ کی رائے ہے کہ حضرت اسحاقؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی والدہ نبیہؑ تھیں کیونکہ بیبی سارہ سے فرشتوں نے کلام کیا تھا۔ (11/ھود:73) حضرت موسیٰؑ کی والدہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی تھی۔ (28/القصص:7) اور بی بی مریم سے بھی فرشتے نے کلام کیا تھا۔ (19/مریم:19) جبکہ جمہور علماء کی رائے ہے کہ نبوت مردوں میں رہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے پیغام دے کر نہیں بھیجا آپؐ سے پہلے مگر کچھ مردوں کو (12/یوسف:109)۔ (تفسیر ابنِ کثیر سے ماخوذ)

اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ کسی سے صرف فرشتوں کا خطاب کر لینا یا کسی کی طرف اللہ کا وحی بھیج دینا اس کے نبی ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ نبی ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی قوم کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے مامور بھی کیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ زیرِ مطالعہ آیت نمبر 75 میں بی بی مریم کو نبیہؑ کے بجائے صدیقہ کہا گیا ہے۔

آیت نمبر (78 تا 86)

﴿ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ
خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ
اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا
يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓي اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ
الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَاۗءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ
نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ ﴾

ق س س

(ن)　قَسًّا　رات میں کسی چیز کی جستجو کرنا۔

قِسِّيْسٌ　رات میں علم کی جستجو کرنے والا۔ نصاریٰ کا عالم پادری۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

د م ع

(ف)　دَمْعًا　آنسو جاری ہونا۔

دَمْعٌ　اسم ذات بھی ہے۔ آنسو۔ آیت زیر مطالعہ۔　　802

ترکیب

وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ میں اِبْنِ کی جر بتا رہی ہے کہ یہ فقرہ بھی عَلٰی لِسَانِ کا مضاف الیہ ہے۔ یَتَنَاهَوْنَ باب تفاعل کا مضارع ہے۔ فَعَلُوْهُ کی ضمیر مفعولی مُنْکَرٍ کے لیے ہے۔ هُمْ مبتداء ہے، خٰلِدُوْنَ اس کی خبر ہے اور فِی الْعَذَابِ متعلق خبر مقدم ہے۔ لَوْ شرطیہ ہے۔ کَانُوْا سے اِلَیْهِ تک شرط ہے اور مَا اتَّخَذُوْا جواب شرط ہے۔ کَانُوْا کا اسم اس میں هُمْ کی ضمیر ہے اور یُؤْمِنُوْنَ اس کی خبر ہے۔ لَتَجِدَنَّ کا مفعول اوّل اَشَدَّ ہے جبکہ اَلْیَهُوْدَ اور وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا مفعول ثانی ہیں۔ بِاَنَّ کا اسم قِسِّیْسِیْنَ اور رُهْبَانًا ہیں، اس کی خبر محذوف ہے اور مِنْهُمْ قائم مقام خبر مقدم ہے۔

ترجمہ

لُعِنَ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ
لعنت کی گئی	ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	بنی اسرائیل میں سے	داؤدؑ کی زبان پر (یعنی سے)

وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾
اور عیسیٰؑ ابن مریم کی زبان سے	یہ	اس سبب سے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے

کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ	عَنْ مُّنْکَرٍ	فَعَلُوْهُ ؕ	لَبِئْسَ	مَا	کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾
ایک دوسرے کو منع نہیں کیا کرتے تھے	کسی برائی سے	جو انہوں نے کیں	تو کتنا برا ہے	وہ، جو	وہ لوگ کرتے تھے

تَرٰی	کَثِیْرًا	مِّنْهُمْ	یَتَوَلَّوْنَ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا ؕ	لَبِئْسَ
تو دیکھے گا	اکثر کو	ان میں سے	کہ وہ دوستی کرتے ہیں	ان سے جنہوں نے	کفر کیا	تو کتنا برا ہے

مَا	قَدَّمَتْ	لَهُمْ	اَنْفُسُهُمْ	اَنْ	سَخِطَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	وَفِی الْعَذَابِ
وہ، جو	آگے بھیجا	ان کے لیے	ان کے نفسوں نے	کہ	غصہ کیا	اللہ نے	ان پر	اور عذاب میں

هُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَلَوْ	کَانُوْا	یُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَالنَّبِیِّ
وہ لوگ	ہمیشہ رہنے والے ہیں	اور اگر	وہ لوگ ہوتے	کہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور ان نبیؐ پر

وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَیْهِ	مَا اتَّخَذُوْهُمْ	اَوْلِیَآءَ	وَلٰکِنَّ	کَثِیْرًا	مِّنْهُمْ
اور اس پر جو	اُتارا گیا	ان کی طرف	تو نہ بناتے ان کو	دوست	اور لیکن	اکثر	ان میں سے

فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾	لَتَجِدَنَّ	اَشَدَّ النَّاسِ	عَدَاوَةً
نافرمانی کرنے والے ہیں	لازماً پائے گا	لوگوں میں سے سخت	بلحاظ دشمنی کے

لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	الْیَهُوْدَ	وَالَّذِیْنَ	اَشْرَکُوْا ۚ	وَلَتَجِدَنَّ
ان کے لیے جو	ایمان لائے	یہودیوں کو	اور ان کو جنہوں نے	شرک کیا	اور تو لازماً پائے گا

اَقْرَبَهُمْ	مَّوَدَّةً	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	الَّذِيْنَ 802	قَالُوْٓا
ان میں سب سے قریب	بلحاظ دوستی کے	ان کے لیے جو	ایمان لائے	ان کو جنہوں نے	کہا

اِنَّا	نَصٰرٰى	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	مِنْهُمْ	قِسِّيْسِيْنَ	وَرُهْبَانًا	وَّاَنَّهُمْ
کہ ہم	نصرانی ہیں	یہ	اس سبب سے کہ	ان میں	علماء ہیں	اور درویش ہیں	اور یہ کہ وہ لوگ

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۸۲	وَاِذَا	سَمِعُوْا	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَى الرَّسُوْلِ	تَرٰٓى
تکبر نہیں کرتے	اور جب	وہ سنتے ہیں	اس کو جو	اُتارا گیا	ان رسولؐ کی طرف	تو تو دیکھتا ہے

اَعْيُنَهُمْ	تَفِيْضُ	مِنَ الدَّمْعِ	مِمَّا	عَرَفُوْا	مِنَ الْحَقِّ	يَقُوْلُوْنَ
ان کی آنکھوں کو	بھر آتی ہیں	آنسو سے	اس سے جو	انہوں نے پہچانا	حق میں سے	وہ کہتے ہیں

رَبَّنَآ	اٰمَنَّا	فَاكْتُبْنَا	مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۳	وَمَا لَنَا
اے ہمارے رب!	ہم ایمان لائے	پس تو لکھ دے ہم کو	گواہی دینے والوں کے ساتھ	اور کیا ہے ہم کو

لَا نُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَمَا	جَآءَنَا	مِنَ الْحَقِّ	وَنَطْمَعُ
(کہ) ہم ایمان نہ لائیں	اللہ پر	اور اس پر جو	آیا ہمارے پاس	حق میں سے	اور ہم اُمید کرتے ہیں

اَنْ	يُّدْخِلَنَا	رَبُّنَا	مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۴	فَاَثَابَهُمُ	اللّٰهُ
کہ	داخل کرے گا ہم کو	ہمارا رب	صالح لوگوں کے ساتھ	تو بدلے میں دیا ان کو	اللہ نے

بِمَا	قَالُوْا	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
بسبب اس کے جو	انہوں نے کہا	ایسے باغات	بہتی ہیں	جن کے نیچے سے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے

فِيْهَا	وَ	ذٰلِكَ	جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۵	وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَكَذَّبُوْا
اس میں	اور	یہ	احسان کرنے والوں کا بدلہ ہے	اور جنہوں نے	کفر کیا	اور جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۸۶
ہماری نشانیوں کو	وہ لوگ	جہنم والے ہیں

نوٹ ۔1

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلی برائی بنی اسرائیل میں یہی داخل ہوئی تھی کہ ایک شخص دوسرے کو خلافِ شرع کوئی کام کرتے دیکھتا تو اسے روکتا۔ لیکن دوسرے روز جب وہ نہ چھوڑتا تو یہ اس سے کنارہ کشی نہ کرتا اور میل جول باقی رکھتا۔ اس وجہ سے سب میں ہی سنگ دلی آگئی (ابوداؤد)۔ آپؐ نے فرمایا کہ یا تو تم بھلائی کا حکم اور بُرائی سے منع کرتے رہو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دُعائیں بھی کرو گے لیکن وہ قبول نہیں فرمائے گا (مسند احمد اور ترمذی)۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اچھائی کا حکم اور بُرائی سے ممانعت کرو اس سے پہلے کہ تمہاری دُعائیں قبول ہونے سے روک دی جائیں (ابن ماجہ)

(منقول از ابنِ کثیر)

نوٹ۔2

آیات زیر مطالعہ میں یہود، مشرکین اور نصاریٰ کے متعلق جو بات کی گئی ہے وہ مطلق نہیں ہے بلکہ تناسب [illegible] سے ہے۔ آج بھی صورتحال یہی ہے کہ یہودی اور آج کے مشرک یعنی ہندو، مسلمانوں کا وجود بھی گوارہ نہیں کرتے اور انھیں ہستی سے نابود کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ جبکہ عیسائی بھی مسلمانوں کو مغلوب اور دست نگر بنا کر رکھنے کے لیے تو کوشاں ہیں لیکن اس مخالفت میں وہ اتنے شدید نہیں ہیں۔

آیت نمبر (87 تا 89)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَ
كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ
مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ
ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾

ترکیب

طَيِّبٰتِ مضاف ہے اور مَا اس کا مضاف الیہ ہے۔ كُلُوْا کا مفعول مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ہے جبکہ حَلٰلًا طَيِّبًا حال ہے۔ يُؤَاخِذُ باب مفاعلہ کا مضارع ہے۔ كَفَّارَتُهٗ' کی ضمیر عَقَّدْتُّمْ کے مصدر تَعْقِيْدٌ کے لیے ہے، كِسْوَتُهُمْ کی ضمیر مَسٰكِيْنَ کے لیے ہے۔ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ اور كِسْوَتُهُمْ اور تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ، یہ سب خبریں ہیں، اس لیے ان کے مضاف حالتِ رفع میں ہیں۔ جبکہ ان کی مبتداء كَفَّارَتُهٗ' ہے۔

ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحَرِّمُوْا	طَيِّبٰتِ مَآ	اَحَلَّ	اللّٰهُ
اے لوگو! جو	ایمان لائے	تم لوگ حرام مت کرو	ان پاکیزہ چیزوں کو جس کو	حلال کیا	اللہ نے

لَكُمْ	وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ	اِنَّ اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ۝	وَكُلُوْا
تمہارے لیے	اور حد سے مت بڑھو	بیشک اللہ	پسند نہیں کرتا	حد سے بڑھنے والوں کو	اور کھاؤ

مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	حَلٰلًا طَيِّبًا ۠	وَّاتَّقُوا	اللّٰهَ الَّذِيْٓ	اَنْتُمْ	بِهٖ
اس میں سے جو	عطا کیا تم کو	اللہ نے	پاکیزہ حلال ہوتے ہوئے	اور تقوٰی کرو	اس اللہ کا	تم لوگ	جس پر

مُؤْمِنُوْنَ	لَا يُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ
ایمان رکھنے والے ہو	جواب طلبی نہیں کرے گا تم سے	اللہ	بغیر سوچی سمجھی بات پر	تمہاری قسموں میں سے

وَلٰكِنْ	يُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	عَقَّدْتُّمُ	الْاَيْمَانَ ۚ	فَكَفَّارَتُهٗٓ
اور لیکن	وہ جواب طلبی کرے گا تم سے	اس پر جو	پختہ کیا تم نے	قسموں کو	تو اس کا (پختہ کرنے کا) کفارہ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ	مِنْ اَوْسَطِ مَا	تُطْعِمُوْنَ	اَهْلِيْكُمْ	اَوْ	802 كِسْوَتُهُمْ
دس مسکینوں کو کھلانا ہے	اس کے اوسط سے جو	تم لوگ کھلاتے ہو	اپنے گھر والوں کو	یا	ان کو پہنانا ہے

اَوْ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ	ذٰلِكَ	كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ
یا	کسی گردن کا آزاد کرنا ہے	پھر جو	نہ پائے	تو تین دن کا روزہ رکھنا ہے	یہ	تمہاری قسموں کا کفارہ ہے

اِذَا	حَلَفْتُمْ	وَاحْفَظُوْٓا	اَيْمَانَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ
جب بھی	تم لوگ قسمیں کھاؤ	اور حفاظت کرو	اپنی قسموں کی	اس طرح	واضح کرتا ہے	اللہ

لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ
تمہارے لیے	اپنی آیات کو	شاید کہ تم لوگ	شکر گزار رہو

نوٹ۔1

آیت نمبر۔87 کے دو مفہوم ہیں۔ ایک یہ کہ خود حلال وحرام کے مختار نہ بنو۔ حلال وہی ہے جو اللہ نے حلال کیا اور حرام وہی ہے جو اللہ نے حرام کیا۔ دوسرے یہ کہ عیسائی راہبوں، ہندو جوگیوں، بدھ مت کے بھکشوؤں اور اشراقی متصوّفین کی طرح قطعِ لذّات کا طریقہ اختیار نہ کرو۔ مذہبی رجحان کے نیک مزاج لوگوں کو ہمیشہ یہ میلان پایا جاتا رہا ہے کہ نفس وجسم کے حقوق ادا کرنے کو وہ روحانی ترقی میں مانع سمجھتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنے نفس کو لذتوں سے محروم کرنا ایک نیکی ہے اور خدا کا تقرب اس کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا صحابۂ کرامؓ میں سے بھی بعض میں یہ سوچ پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اس سے ممانعت کی متعدد احادیث ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا یہ لوگوں کو کیا ہوا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو اور اچھے کھانے کو اور خوشبو دار اور نیند اور دنیا کی لذتوں کو اپنے حرام کرلیا ہے۔ میں نے تمہیں یہ تعلیم نہیں دی ہے کہ تم راہب اور پادری بن جاؤ۔ رہبانیت کے سارے فائدے جہاد سے حاصل ہوتے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ۔2

قسم کھانے کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کسی گزشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے۔ اس کو ''یمین غوس'' کہتے ہیں۔ یہ سخت گناہ کبیرہ ہے اور اس کا کفارہ نہیں ہے۔ حقیقی توبہ سے معافی اُمید ہے۔ دوسری یہ کہ بلا قصد زبان سے لفظ قسم نکل جائے یا کسی گزشتہ واقعہ پر اپنے نزدیک سچا سمجھ کر قسم کھائے جبکہ دراصل وہ غلط ہو۔ اس کو ''یمین لغو'' کہتے ہیں۔ اس پر گناہ نہیں ہے۔ اسی لیے کفارہ بھی نہیں ہے۔ تیسری یہ کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے۔ اس کو ''یمین منعقدہ'' کہتے ہیں۔ اس قسم کو توڑنے پر کفارہ واجب ہوتا ہے۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (90 تا 93)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ
يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ
احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ﴾

ر ج س

(س۔ک) رَجَاسَۃً قبیح کام کرنا۔

رِجْسٌ اسم ذات ہے۔گندگی۔نجاست۔آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

اَلْخَمْرُ سے وَالْاَزْلَامُ تک چاروں مبتداء ہیں۔ رِجْسٌ ان کی خبر جمع کے بجائے واحد لاکر اسے ہر مبتداء پر عطف کیا گیا ہے۔ یعنی اصل بات اس طرح تھی۔ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ ۔آیت میں خبر کو جمع کے بجائے واحد لاکر ان چار جملوں کے تاکیدی مفہوم کو ایک جملے میں سمو دیا گیا ہے۔ اجتناب کے حکم میں اسی تاکیدی مفہوم کو برقرار رکھنے کے لیے ضمیر مفعولی بھی واحد آئی ہے۔ وَيَصُدَّ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ اَنْ يُّوْقِعَ کے اَنْ پر عطف ہے۔ وَاحْذَرُوْا کا مفعول محذوف ہے۔ اس وجہ سے اس حکم کا مفہوم وسیع ہو کر اطاعت کے پورے دائرے پر محیط ہو گیا ہے۔

ترجمہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّمَا	الْخَمْرُ	وَالْمَيْسِرُ	وَالْاَنْصَابُ
اے لوگو! جو	ایمان لائے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	شراب	اور جوا	اور بت

وَالْاَزْلَامُ	رِجْسٌ	مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	فَاجْتَنِبُوْهُ
اور فال کے تیر	(ہر ایک) نجاست ہے	شیطان کے عمل میں سے	پس تم لوگ دور رہو اس سے (یعنی ہر ایک سے)

لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	الشَّيْطٰنُ	اَنْ	يُّوْقِعَ	بَيْنَكُمُ
شائد کہ تم لوگ	فلاح پاؤ	کچھ نہی سوائے اس کے	چاہتا ہے	شیطان	کہ	وہ ڈال دے	تمہارے درمیان

الْعَدَاوَةَ	وَالْبَغْضَآءَ	فِى الْخَمْرِ	وَالْمَيْسِرِ	وَيَصُدَّكُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
عداوت	اور بغض	شراب سے	اور جوئے سے	اور (یہ کہ) وہ روکے تم کو	اللہ کی یاد سے

وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَاَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوا
اور نماز سے	تو کیا	تم لوگ	باز آنے والے ہو	اور تم لوگ اطاعت کرو	اللہ کی	اور اطاعت کرو

الرَّسُوْلَ	وَاحْذَرُوْا ۚ	فَاِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	عَلٰى رَسُوْلِنَا
ان رسولؐ کی	اور محتاط رہو	پھر اگر	تم لوگ منھ موڑتے ہو	تو جان لو	کہ کچھ نہیں مگر	ہمارے رسول پر

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾	لَيْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جُنَاحٌ
واضح طور پر پہنچانا ہے	نہیں ہے	ان پر جو	ایمان لائے	اور عمل کیے	نیک	کوئی گناہ

فِيْمَا	طَعِمُوْٓا	اِذَا مَا	اتَّقَوْا	وَّاٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
اس میں جو	کھایا پیا	جبکہ وہ، جو	انہوں نے تقویٰ کیا	اور ایمان لائے	اور عمل کیے	نیک

ثُمَّ	اتَّقَوْا	وَّاٰمَنُوْا	ثُمَّ	اتَّقَوْا
پھر	انہوں نے (مزید) تقویٰ کیا	اور (مزید) ایمان لائے (یعنی پختہ کیا)	پھر	(مزید) تقویٰ کیا

وَّاَحْسَنُوْا ط	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ
اور خوب نیک کاری کی	اور اللہ	پسند کرتا ہے	احسان کرنے والوں کو

نوٹ-1

عربی میں کھانے کے لیے اَکَلَ اور پینے کے لیے شَرِبَ کے الفاظ ہیں۔ جبکہ طَعِمَ کا اصل مفہوم ہے ''چکھنا''۔ اب کسی چیز کو کھا کر بھی چکھا جا سکتا ہے اور پی کر بھی۔ اس طرح طَعِمَ میں کھانے اور پینے، دونوں کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔ مثلاً آیت نمبر۔2/249 میں یہ لفظ پینے کے مفہوم میں آیا ہے۔ زیرِ مطالعہ آیت نمبر۔93 میں یہ لفظ اپنے جامع مفہوم میں آیا ہے جس کو ہم نے ترجمے میں ظاہر کیا ہے۔

نوٹ-2

شراب اور جوئے کے متعلق سب سے پہلے آیت نمبر۔2/219 میں بتایا جا چکا تھا کہ ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ اس کے بعد آیت نمبر۔3-43 میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا۔ پھر زیرِ مطالعہ آیت نمبر۔90 میں ان کو مطلق حرام قرار دے دیا گیا۔ اس حکم کے آنے سے پہلے رسول اللہؐ نے ایک خطبہ میں لوگوں کو خبردار کیا کہ اللہ تعالیٰ کو شراب سخت ناپسند ہے بعید نہیں کہ اس کی قطعی حرمت کا حکم آجائے۔ لہٰذا جس کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے فروخت کر دے۔ اس کے کچھ مدت بعد یہ آیت نازل ہوئی اور آپؐ نے اعلان کرایا کہ اب جس کے پاس شراب ہے وہ نہ تو اسے پی سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ اسے ضائع کر دے۔ چنانچہ اسی وقت مدینہ کی گلیوں میں شراب بہادی گئی۔ ایک صاحب نے باصرار دریافت کیا کہ دوا کے طور پر استعمال کرنے کی تو اجازت ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ آپؐ نے اس دسترخوان پر کھانا کھانے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جا رہی ہو۔ (تفہیم القرآن)

اب اس کے بعد بھی کوئی دانشوار اگر اس زعم میں مبتلاء ہو جائے۔ کہ وہ قرآن کو نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سمجھتا ہے اور دعویٰ کرے کہ قرآن مجید میں کہیں بھی شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا، تو پھر کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا۔ اکثر دانشوار بڑے مہذب اور انتہائی نفاست پسند ہوتے ہیں۔ انسانی عمل کے نجاستوں کے ذکر سے بھی ان کو گھن آتی ہے۔ فقہ کی کتابوں میں ایسی چیزوں کے تذکرے پر یہ ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اور شیطان

802

کے عمل کی نجاستوں کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنی وحشت کو دانش وری سمجھ بیٹھے ہیں۔ کیونکہ۔

وحشت میں ہر نقشہ اُلٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

آیت نمبر (94 تا 96)

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَیَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیۡءٍ مِّنَ الصَّیۡدِ تَنَالُهٗۤ اَیۡدِیۡكُمۡ وَ رِمَاحُكُمۡ لِیَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ
یَّخَافُهٗ بِالۡغَیۡبِ ۚ فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝۹۴ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّیۡدَ وَ
اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ وَ مَنۡ قَتَلَهٗ مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ
هَدۡیًۢا بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوۡقَ وَبَالَ اَمۡرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا
سَلَفَ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَیَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ۝۹۵ اُحِلَّ لَكُمۡ صَیۡدُ الۡبَحۡرِ وَ طَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمۡ وَ لِلسَّیَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَیۡكُمۡ صَیۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡۤ اِلَیۡهِ
تُحۡشَرُوۡنَ ۝۹۶ ﴾

ر م ح

(ف) رَمۡحًا　نیزہ مارنا۔

رُمۡحٌ　ج رِمَاحٌ۔ اسم ذات ہے۔ نیزہ۔ آیت زیر مطالعہ

ترکیب

تَنَالُ مضارع کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے اور اس کی ضمیر مفعولی الصَّیۡدِ کے لیے ہے، جبکہ اَیۡدِیۡکُمۡ اور رِمَاحُکُمۡ اس کے فاعل ہیں۔ فَجَزَآءٌ مبتداء نکرہ ہے اس کی خبر وَاجِبٌ محذوف ہے۔ مِنَ النَّعَمِ کا مِنۡ بیانیہ ہے اور یہ مَاقَتَلَ کا نہیں بلکہ جَزَآءٌ کا بیان یعنی وضاحت ہے۔ مِنۡ تبعیضیہ بھی ہوسکتا ہے۔ تب جَزَآءٌ کی وضاحت یَحۡکُمُ بِهٖ ... ہوگی۔ یَحۡکُمُ کا فاعل ذَوَا عَدۡلٍ ہے۔ هَدۡیًا حال ہے۔ بٰلِغَ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ بھی حال ہے۔ کَفَّارَۃٌ مبتداء نکرہ ہے اس کی بھی خبر محذوف ہے اور طَعَامُ مَسٰکِیۡنَ مبتداء کی وضاحت ہے۔ اسی طرح عَدۡلُ ذٰلِكَ مبتداء کی خبر محذوف ہے جبکہ صِیَامًا مبتداء کی تمیز ہے۔

ترجمہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	لَیَبۡلُوَنَّكُمُ	اللّٰهُ	بِشَیۡءٍ	مِّنَ الصَّیۡدِ
اے لوگو! جو	ایمان لائے	لازماً آزمائے گا تم لوگوں کو	اللہ	کسی چیز سے	شکار میں سے

تَنَالُهٗۤ	اَیۡدِیۡكُمۡ	وَرِمَاحُكُمۡ	لِیَعۡلَمَ	اللّٰهُ	مَنۡ	یَّخَافُهٗ	بِالۡغَیۡبِ ۚ
پہنچیں گے جس کو	تمہارے ہاتھ	اور تمہارے نیزے	تاکہ جان لے	اللہ	کون	ڈرتا ہے اس سے	بن دیکھے

فَمَنِ	اعۡتَدٰی	بَعۡدَ ذٰلِكَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝۹۴	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا
پھر جو	زیادتی کرے گا	اس کے بعد	تو اس کے لیے	ایک دردناک عذاب ہے	اے لوگو! جو	ایمان لائے

لَا تَقْتُلُوا	الصَّيْدَ	وَ	اَنْتُمْ	حُرُمٌ ؕ	وَمَنْ	قَتَلَهٗ 802	مِنْكُمْ
تم لوگ قتل مت کرو	شکار کو	اس حال میں کہ	تم لوگ	احرام میں ہو	اور جو	قتل کرے گا اس کو	تم میں سے

مُّتَعَمِّدًا	فَجَزَآءٌ	مِّثْلُ مَا	قَتَلَ	مِنَ النَّعَمِ	يَحْكُمُ	بِهٖ
جانتے بوجھتے ہوئے	تو بدلہ (واجب) ہے	اس کے جیسا جو	اس نے قتل کیا	مویشی میں سے	فیصلہ کریں	جس کا

ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	هَدْيًا	بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	اَوْ	كَفَّارَةٌ
دو انصاف والے	تم میں سے	ہدیہ ہوتے ہوئے	کعبہ کو پہنچنے والا ہوتے ہوئے	یا	کفارہ (واجب) ہے

طَعَامُ مَسٰكِيْنَ	اَوْ	عَدْلُ ذٰلِكَ	صِيَامًا	لِّيَذُوْقَ	وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ
مسکینوں کا کھانا	یا	اس کے برابر	روزہ رکھنا ہے	تا کہ وہ چکھے	اپنے کام کا وبال

عَفَا	اللّٰهُ	عَمَّا	سَلَفَ ؕ	وَمَنْ	عَادَ	فَيَنْتَقِمُ	اللّٰهُ	مِنْهُ ؕ
درگزر کیا	اللہ نے	اس سے جو	پہلے گزرا	اور جو	دوبارہ کرے گا	تو انتقام لے گا	اللہ	اس سے

وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾	اُحِلَّ	لَكُمْ	صَيْدُ الْبَحْرِ	وَطَعَامُهٗ
اور اللہ	بالادست ہے	انتقام والا ہے	حلال کیا گیا	تمہارے لیے	پانی کا شکار	اور اس کا کھانا

مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَلِلسَّيَّارَةِ ج	وَحُرِّمَ	عَلَيْكُمْ	صَيْدُ الْبَرِّ
سامان ہوتے ہوئے	تمہارے لیے	اور قافلے والوں کے لیے	اور حرام کیا گیا	تم لوگوں پر	خشکی کا شکار

مَا دُمْتُمْ	حُرُمًا ؕ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ الَّذِيْٓ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ
جب تک تم لوگ رہو	احرام میں	اور تقویٰ کرو	اس اللہ کا	جس کی طرف	تم لوگ جمع کیے جاؤ گے

آیت نمبر (97 تا 100)

﴿ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ
لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾
قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ﴾

ترکیب

جَعَلَ کے دو مفعول آتے ہیں۔ کس کو بنایا اور کیا بنایا۔ یہاں جَعَلَ کا مفعول اوّل اَلْكَعْبَةَ ہے۔ لیکن اَلْبَيْتَ الْحَرَامَ مفعولی ثانی نہیں ہے بلکہ یہ اَلْكَعْبَةَ کا بدل ہے اور مفعول ثانی قِيٰمًا ہے۔ اَلشَّهْرَ الْحَرَامَ، اَلْهَدْيَ اور اَلْقَلَآئِدَ،

یہ سب بھی جَعَلَ کے مفعول اوّل ہیں اور ان پر لام جنس ہے جبکہ ان کا مفعولِ ثانی بھی قِيٰمًا ہے۔ يَسْتَوِيْ کا فاعل ہونے کی وجہ سے اَلْخَبِيْثُ اور اَلطَّيِّبُ حالت رفع میں آئے ہیں اور اَعْجَبَ کا فاعل كَثْرَةُ ہے۔
802

ترجمہ

جَعَلَ	اللّٰهُ	الْكَعْبَةَ	الْبَيْتَ الْحَرَامَ	قِيٰمًا	لِّلنَّاسِ
بنایا	اللہ نے	کعبہ کو	جو یہ محترم گھر ہے	باقی رہنے کا مدار	لوگوں کے لئے

وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَالْهَدْيَ	وَالْقَلَآئِدَ ۭ	ذٰلِكَ
اور محترم مہینوں کو (بھی)	اور قربانی کے جانوروں کو (بھی)	اور پٹوں (والوں) کو (بھی)	یہ

لِتَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا
اس لئے کہ تم لوگ جان لو	کہ	اللہ	جانتا ہے	اس کو جو	آسمانوں میں ہے	اور اس کو جو

فِي الْاَرْضِ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾	اِعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ
زمین میں ہے	اور یہ کہ	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا ہے	اور تم لوگ جان لو	کہ	اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ ۭ	مَا
گرفت کا سخت ہے	اور یہ کہ	اللہ	بے انتہا بخشنے والا ہے	اور ہر حال میں رحم کرنے والا ہے	نہیں ہے

عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ ۭ	وَاللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَمَا
ان رسول ﷺ پر	مگر	پہنچانا	اور اللہ	جانتا ہے	اس کو جو	تم لوگ ظاہر کرتے ہو	اور اس کو جو

تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾	قُلْ	لَّا يَسْتَوِي	الْخَبِيْثُ	وَالطَّيِّبُ	وَلَوْ
تم لوگ چھپاتے ہو	آپ ﷺ کہہ دیجئے	برابر نہیں ہوتیں	ناپاک	اور پاکیزہ (چیزیں)	اور اگرچہ

اَعْجَبَكَ	كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ
بھلی لگے تجھ کو	ناپاک کی کثرت	تو تقویٰ کرو	اللہ کا	اے ہوشمندو	شائد کہ تم لوگ

تُفْلِحُوْنَ
فلاح پاؤ

نوٹ۔1

کسی اصول یا چیز کے معقول اور پسندیدہ ہونے کے دلیل کے طور پر اکثر سننے میں آتا ہے کہ ''یہ تو ساری دنیا مانتی ہے''۔ ''یہ بات تو بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہے''۔ زیر مطالعہ آیت نمبر۔100 میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ اعلان کر دیجئے کہ کسی چیز کا رواج پا جانا اس کے معقول اور پسندیدہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ یہ غلط معیار ہے جو انسانوں نے اختیار کر لیا ہے۔ جو انسان تھوڑی سی بھی سوجھ بوجھ رکھتا ہے اسے سوچنا چاہیے کہ ہندوستان کے سارے ہندو گائے کے

پیشاب کو کتنا بھی پوتر یعنی پاکیزہ قرار دے لیں، پھر بھی اس کے پیشاب کی نجاست میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگیا اسے سوچنا چاہیے اگر گائے کا پیشاب واقع ہی اتنا پاکیزہ ہے تو پھر اس کے گوبر سے پرہیز کیوں؟ جس طرح وہ گائے کے پیشاب کو اپنے سر اور چہرے پر ملتے ہیں اسی طرح اس کا گوبر بھی مل لیا کریں۔ بالکل اسی طرح سے جوا، شراب، سود اور اس قبیل کی باقی چیزیں خواہ کتنا بھی رواج پا جائیں، پھر بھی ان کی خباثت اپنی جگہ برقرار رہے گی۔

آیت نمبر (101 تا 105)

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِیْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّ لٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ
قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ یٰٓاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ ﴾

س ی ب

(ض) سَیْبًا: پانی کا اِدھر اُدھر بہنا۔ مویشی کا آزاد پھرنا۔

سَآئِبَةٌ: اسم الفاعل ہے۔ آزاد پھرنے والی۔ اصطلاحاً ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جسے مقدس قرار دے کر آزاد چھوڑ دیا گیا ہو۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ح م ی

(ض) حَمْیًا: کسی چیز کو کسی سے روکنا۔ بچانا۔ حمایت کرنا۔

حَامٍ: اسم الفاعل ہے۔ بچانے والا۔ اصطلاحاً ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جسے مقدس قرار دے کر آزاد چھوڑ دیا گیا ہو۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

(س) حُمِیًّا: کسی چیز کا بہت تیز گرم ہو جانا۔

حَامِیَةٌ: اسم الفاعل ہے۔ گرم ہونے والی۔ ﴿ تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةً ﴿۴﴾ ﴾ (88/الغاشیۃ:4) ''وہ گریں گے ایک جلنے والی یعنی دہکتی ہوئی آگ میں۔''

حَمِیَّةٌ: اسم ذات ہے۔ جذبات کی گرمی کا اُبال۔ جوش۔ عصبیت۔ ﴿ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ ﴾ (48/الفتح:26) ''اور جب رکھا انہوں نے جنہوں نے کفر کیا، اپنے دلوں میں عصبیت۔''

(افعال) اِحْمَاءً: کسی چیز کو خوب گرم کرنا۔ تپانا۔ ﴿ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ﴾ (9/التوبۃ:35) ''جس دن تپایا جائے گا اس کو جہنم کی آگ میں۔''

ترکیب

شَیْءٌ کی جمع اَشْیَاءُ غیر منصرف آتی ہے۔ یہاں اَشْیَاءَ حالتِ جر میں ہے اور نکرہ موصوفہ ہے۔ آگے جملہ شرطیہ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ اس کی صفت ہے۔ تُبْدَ دراصل باب افعال کے مضارع مجہول میں مؤنث کا صیغہ تُبْدٰی ہے اور اِنْ کی وجہ سے اس کی ''ی'' گری ہوئی ہے، جبکہ تَسُؤْ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم آیا ہے۔ سَآئِبَۃٍ اور وَصِیْلَۃٍ اور حَامٍ، یہ سب مِنْ بَحِیْرَۃٍ کی مِنْ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہوئے ہیں اور یہ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ لَا یَضُرُّ کا فاعل مَنْ ہے۔

ترجمہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَسْـَٔلُوْا	عَنْ اَشْیَآءَ	اِنْ	تُبْدَ
اے لوگو! جو	ایمان لائے	تم لوگ مت پوچھو	ایسی چیزوں کے بارے میں	کہ اگر	وہ ظاہر کردی جائیں

لَکُمْ	تَسُؤْکُمْ ج	وَاِنْ	تَسْـَٔلُوْا	عَنْھَا	حِیْنَ	یُنَزَّلُ
تمہارے لیے	تو وہ بری لگے تم کو	اور اگر	تم لوگ پوچھو گے	ان کے بارے میں	اس وقت کہ	اتارا جاتا ہے

الْقُرْاٰنُ	تُبْدَ	لَکُمْ ط	عَفَا	اللّٰہُ	عَنْھَا ط	وَاللّٰہُ	غَفُوْرٌ
قرآن	تو وہ ظاہر کردی جائیں گی	تمہارے لیے	درگزر کیا	اللہ نے	اس سے	اور اللہ	بے انتہا بخشنے والا ہے

حَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾	قَدْ سَاَلَھَا	قَوْمٌ	مِّنْ قَبْلِکُمْ	ثُمَّ	اَصْبَحُوْا	بِھَا	کٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾
بردبار ہے	پوچھ چکی ہے ان کو	ایک قوم	تم سے پہلے	پھر	وہ لوگ ہو گئے	اس کا	انکار کرنے والے

مَا جَعَلَ	اللّٰہُ	مِنْ بَحِیْرَۃٍ	وَّلَا سَآئِبَۃٍ	وَّلَا وَصِیْلَۃٍ	وَّلَا حَامٍ لا
نہیں بنایا	اللہ نے	کسی قسم کا کوئی بحیرہ	اور نہ کوئی قسم کا کوئی سائبہ	اور نہ کسی قسم کا کوئی وصیلہ	اور نہ ہی کوئی حامی

وَّلٰکِنَّ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	یَفْتَرُوْنَ	عَلَی اللّٰہِ	الْکَذِبَ ط	وَاَکْثَرُھُمْ
اور لیکن (یعنی بلکہ)	جنہوں نے	انکار کیا	وہ لوگ گھڑتے ہیں	اللہ پر	جھوٹ	اور ان اکثر

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَاِذَا	قِیْلَ	لَھُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰی مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰہُ
عقل سے کام نہیں لیتے	اور جب بھی	کہا جاتا ہے	ان سے	کہ تم لوگ آؤ	اس کی طرف جو	اتارا	اللہ نے

وَاِلَی الرَّسُوْلِ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	مَا	وَجَدْنَا	عَلَیْہِ	اٰبَآءَنَا ط
اور ان رسولؐ کی طرف	تو وہ کہتے ہیں	کافی ہے ہم کو	وہ	ہم نے پایا	جس پر	اپنے آباؤاجداد کو

اَوَ	لَوْ	کَانَ	اٰبَآؤُھُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ	شَیْـًٔا	وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾
تو کیا	اگر	تھے	ان کے آباؤاجداد	کہ نہیں جانتے تھے	کچھ بھی	اور نہ ہدایت پاتے تھے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	عَلَیْکُمْ	اَنْفُسَکُمْ ج	لَا یَضُرُّکُمْ	مَّنْ
اے لوگو! جو	ایمان لائے	تم لوگوں پر (ذمہ داری) ہے	اپنی جانوں کی	نقصان نہیں دے گا تم کو	وہ، جو

فَيُنَبِّئُكُمْ	جَمِيْعًا	مَرْجِعُكُمْ	اِلَى اللّٰهِ	اهْتَدَيْتُمْ ؕ	اِذَا	ضَلَّ
پھر وہ آگاہ کردے گا تم کو	سب کو	تم کو لوٹنا ہے	اللہ کی طرف ہی	تم ہدایت پر ہو	جبکہ	گمراہ ہوا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵	بِمَا
تو لوگ عمل کیا کرتے تھے	اس کے بارے میں جو

نوٹ۔1

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لوگوں کو کثرتِ سوال سے اور خواہ مخواہ ہر بات کی کھوج لگانے سے منع فرماتے رہتے تھے۔ ایسی ہی ایک حدیث میں ہے ''اللہ نے کچھ فرائض تم پر عائد کیے ہیں، انہیں ضائع نہ کرو، کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے، ان کے پاس نہ پھٹکو۔ کچھ حدود مقرر کی ہیں۔ ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور کچھ چیزوں کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے، بغیر اس کے کہ اسے بھول لاحق ہوئی ہو۔ لہٰذا ان کی کھوج نہ لگاؤ'' اب جو شخص مجمل کو مفصل اور غیر معین کو معین کرتا ہے، وہ درحقیقت مسلمانوں کو بڑے خطرے میں ڈالتا ہے۔
(تفہیم القرآن)

سلسلۂ وحی منقطع ہونے کے بعد بھی سوالات گھڑ گھڑ کر ان کی تحقیقات میں پڑنا یا بے ضرورت چیزوں کے متعلق سوالات کرنا مذموم ہی رہے گا، کیونکہ اس میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان ہونے کی ایک خوبی یہ ہے کہ آدمی فضول باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے مسلمان جو فضول چیزوں کی تحقیق میں لگے رہتے ہیں کہ موسیٰؑ کی والدہ کا کیا نام تھا اور نوحؑ کی کشتی کا طول وعرض کیا تھا، جن کا کوئی اثر انسان کے عمل پر نہیں پڑتا، ایسے سوالات کرنا مذموم ہے جبکہ ایسے سوالات کرنے والے اکثر حضرات دین کے ضروری اور اہم مسائل سے بے خبر ہوتے ہیں۔
(معارف القرآن)

نوٹ۔2

آغازِ اسلام سے قبل یہ رواج عام تھا کہ مختلف طریقوں سے مویشیوں کو مقدس قرار دے کر آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ پھر نہ کوئی اس پر سوار ہوتا، نہ اس کا دودھ پیا جاتا، نہ اسے ذبح کیا جاتا، نہ اس کا اُون اُتارا جاتا۔ اسے حق ہوتا کہ جس کھیت اور چراگاہ میں چاہے چرے اور جس گھاٹ سے چاہے پانی پیئے۔ ایسے مویشیوں کے مختلف نام تھے۔ تقدس کی علامت کے طور پر جس اونٹنی کے کان چیر کر آزاد کرتے اسے بحیرہ کہتے۔ کوئی منت پوری ہونے پر شکرانے کے طور پر جس اونٹ یا اونٹنی کو آزاد کرتے اسے سائبہ کہتے۔ کوئی بکری اگر پہلی بار ایک نر اور ایک مادہ، جڑواں بچے دیتی تو نر بچے کو آزاد چھوڑ دیتے۔ اسے وصیلہ کہتے۔ جس اونٹ کا پوتا سواری دینے کے قابل ہو جاتا، اسے بھی آزاد چھوڑ دیتے۔ اسے حام کہتے۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ۔3

زیر مطالعہ آیت نمبر۔104 میں دوسری کی غلطی ظاہر کرنے ایک مؤثر طریقہ بتلایا گیا ہے جس سے مخاطب کی دل آزادی نہ ہو۔ یوں نہیں فرمایا کہ تمہارے باپ دادا جاہل اور گمراہ تھے۔ بلکہ ایک سوال پر سوچنے کی دعوت دی گئی ہے کہ کیا باپ دادا کی پیروی اس حالت میں بھی معقول بات ہوگی جبکہ باپ دادا نہ علم رکھتے ہوں نہ عمل۔ پھر اگلی آیت میں دوسروں کی اصلاح کی فکر کرنے والوں کو تسلی دی گئی ہے کہ جب تم نے حق کی تبلیغ اور تعلیم کی مقدور بھر کوشش کر لی اور اس کے بعد بھی کوئی گمراہی پر جما رہے، تو تم اس کی فکر میں نہ پڑو۔ اس حالت میں دوسروں کی گمراہی سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ (معارف القرآن)